

سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

یونائیٹڈ انڈیا انشورنس

بنام

اجمیر سنگھ کاٹن اور جنرل ملز اور دیگران وغیرہ۔

12 اگست 1999

[ ایس۔ صغیر احمد اور آر۔ پی۔ سیٹھی، جسٹسز ]

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 - دفعہ 14 - سروس میں کمی - بیمہ شدہ کے ذریعہ دعویٰ - صرف  
اخراجی رسید پر عمل درآمد اور انشورنس کلیم کی قبولیت - صرف اسی صورت میں قابل قبول ہے جب بیمہ شدہ رسید یہ  
ثابت کرے کہ اخراجی رسید دھوکہ دہی یا جبر کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا - بیمہ شدہ کو اخراجی رسید پر عمل درآمد کے  
ذریعہ دعوے کے مکمل تصفیے کو قبول کرنے کے بعد بیمہ کنندہ سے مزید کوئی دعویٰ کرنے سے روک دیا گیا تھا۔

سود کی فرمان - ٹریبونل / کیشن اس وقت مناسب راحت دے سکتا ہے جب یہ ثابت ہو جائے کہ  
اخراجی رسید دھوکہ دہی یا جبر کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا - یہ کہ پالیسی کے تحت دعوے کے تصفیے میں تاخیر کیشن  
کے لئے سود دینے کی بنیاد نہیں ہو سکتی ہے جب انشورنس کی رقم کی منظوری کے وقت اس کی درخواست نہیں  
کی جاتی ہے۔

انشورنس کمپنیوں کی ذمہ داری - بیمہ شدہ کے ذریعہ اخراجی رسید کا اجراء - فورمز کے پاس انشورنس کمپنی  
کے خلاف ذمہ داری کو عائد کرنے کے اختیارات ہیں - لیکن انشورنس کے معاہدے کے تحت واجب الادا ذمہ  
داریوں کے علاوہ انشورنس کمپنیوں کے خلاف ذمہ داری کو عائد نہیں کر سکتے ہیں۔

مدعا علیہ نمبر 1 نے درخواست گزار سے بالترتیب 1,00,000 روپے کی حد تک دو انشورنس پالیسیاں اور دو انشورنس کور اور جواب دہندگان نمبر 2 سے 4 سے 27 لاکھ روپے کا انشورنس کور حاصل کیا۔ اس کے بعد جواب دہندہ نمبر 1 کو آگ لگنے سے نقصان اٹھانا پڑا۔ سروے کرنے والوں کی رپورٹ کی بنیاد پر انہیں پالیسی کے تحت انشورنس کی رقم ادا کی گئی۔ انشورنس کلیم کی رضا کارانہ طور پر اخراجی رسیدز پر عمل درآمد کر کے تمام دعووں کے مکمل اور حتمی تصفیے میں قبول کی گئی تھی۔ اس کے بعد مدعا علیہ نمبر 1 نے ریاستی کمیشن کے سامنے شکایت درج کرائی جس میں اپیل کنندہ کے خلاف 18 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کا دعویٰ کیا گیا۔ ریاستی کمیشن نے ان دعووں کو مسترد کر دیا ہے۔ قومی کمیشن نے مدعا علیہ نمبر 1 کے دعووں کو قبول کیا اور اپیل کنندہ کو 18 فیصد کی شرح سے سود ادا کرنے کی ہدایت کی۔ لہذا، اپیل کنندہ کی طرف سے یہ اپیلیں۔

ان اپیلوں کو منظور کرتے ہوئے یہ عدالت۔

منعقدہ: 1.1.1. انشورنس پالیسی کے تحت کیے گئے دعوے کے سلسلے میں بیمہ شدہ کے ذریعہ اخراجی رسید پر عمل درآمد اور انشورنس کلیم کی قبولیت بیمہ شدہ کو بیمہ کنندہ سے مزید دعویٰ کرنے سے نہیں روک سکتی بلکہ صرف اس صورت میں جب یہ ثابت ہو جائے کہ اخراجی رسید دھوکہ دہی یا جبر کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا۔ [388-ایف]

1.2. اخراجی رسید پر عمل درآمد ہمیشہ صارفین کو سروس میں کمی یا فراہم کردہ سروس کی ڈیفالٹ میں ادائیگی رقم سے پیدا ہونے والے فوائد کے حوالے سے دعوے کو ترجیح دینے سے محروم نہیں کرے گا۔ اخراجی رسید پر عمل درآمد کے باوجود، اگر صارف ٹریبونل یا ایکٹ کے تحت کمیشن کو مطمئن کرنے کی پوزیشن میں ہے کہ اس سے ایسے اخراجی رسید یا رسید حاصل کی گئی ہے جسے دھوکہ دہی یا غیر ضروری اثر و رسوخ کا استعمال یا غلط نمائندگی یا اسی طرح کا قرار دیا جاسکتا ہے، تو جس اتھارٹی کے سامنے شکایت کی گئی ہے وہ مناسب راحت دینے میں مناسب ہوگا۔ (388-سی-ڈی-ای)

جیو جی راوا کاٹن ملز لمیٹڈ بنام نیواٹڈ یا ایشورنس کمپنی لمیٹڈ (1991 کی اصل درخواست نمبر 52 کا فیصلہ 28 نومبر 1991 کو کیا گیا تھا)۔

2- ایکٹ کے تحت تشکیل دیئے گئے کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل فورمز اور کمیشن کے پاس اخراجی رسید کے اجراء کے باوجود انشورنس کمپنیوں کے خلاف ذمہ داری کو عائد کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس طرح کے دعوے کو انشورنس کی پالیسی میں تصور کردہ انشورنس کے معاہدے کے تحت واجب الادا ذمہ داریوں کے علاوہ انشورنس کمپنیوں کے خلاف ذمہ داری کو عائد کرنے کے طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے۔ [388-ایف-جی]

3- اخراجی رسیدز کو رضا کارانہ طور پر انجام دیا گیا تھا اور شکایت کنندگان نے دھوکہ دہی، غیسر ضروری اثر و رسوخ، غلط نمائندگی یا اسی طرح کی دیگر چیزوں کے تحت ان کی تعمیل کا الزام نہیں لگایا تھا۔ دلائل اور ثبوتوں کی عدم موجودگی میں ریاستی کمیشن نے ان کی شکایتوں کو خارج کرنے کا جواز پیش کیا۔ قومی کمیشن نے پالیسیوں کے تحت دعوے کے تصفیے میں تاخیر کی بنیاد پر راحت دی۔ محض چند ماہ کی تاخیر سے قومی کمیشن کو راحت دینے کا اختیار نہیں مل سکتا تھا، خاص طور پر جب بیمہ کمپنی نے پالیسی کے تحت بیمہ کی رقم کی منظوری کے وقت اس طرح کی تاخیر کی شکایت نہیں کی تھی۔ [389-اے-بی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 535 آف 1994 وغیرہ۔

نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن، نئی دہلی کے 13.4.1993 کے فیصلے اور حکم سے 1992 کے ایف اے نمبر 147 میں۔

درخواست گزار کی جانب سے وشنو مہرا، کے ایم کے ناتر، پر مود دیال، ایس ایم سوری اور ایم ٹی جارج شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے یوگیشور پرساد، پی این پوری، پی کے بجاج اور محترمہ رچنا گپتا شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

سیٹھی، جسٹس۔ کیا بیمہ شدہ شخص کو انشورنس کلیم کی رقم مکمل طور پر قبول کرنے اور تمام دعووں کے حتمی تصفیے کے بعد بغیر کسی احتجاج یا اعتراض کے مرضی کے طور پر اور رضا کارانہ طور پر اخراجی رسید پر عمل درآمد کرنے کے بعد بیمہ کنندہ سے مزید کوئی دعویٰ کرنے سے روکا جاتا ہے؟

کیا دعوے کی رقم کی قبولیت اور رضا کارانہ طور پر اخراجی رسید پر عمل درآمد کے باوجود، بیمہ شدہ شخص کسی سود کی منظوری کا حقدار ہے؟

کیا کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کے تحت تشکیل دیے گئے کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن انشورنس کی پالیسی میں تصور کردہ انشورنس کے معاہدے کے تحت ادا کی جانے والی ذمہ داریوں کے علاوہ انشورنس کمپنیوں کے خلاف ذمہ داری کو بڑھانے کے حقدار ہیں؟ ان تمام ایپلوں میں فیصلہ کرنے کے لئے ضروری قانون کے اہم سوالات ہیں۔

1994 کی سول اپیل نمبر 535 میں مدعا علیہ نمبر 1 نے اپیل کنندہ انشورنس کمپنی سے دو پالیسیاں نمبر 201202-11-43-11-01234-90 حاصل کی تھیں۔ اسی طرح 1994 کی سول اپیل نمبر 723 میں جواب دہندہ نمبر 1 نے 20 اکتوبر 1989 سے 19 جون 1990 تک بالترتیب ایک لاکھ روپے اور 3 اپریل 1990 سے 29 جون 1990 تک بالترتیب 10 لاکھ روپے کی حد تک دو انشورنس کو خریدے تھے۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے جواب دہندگان 2 سے 4 تک سے 27 لاکھ روپے کا انشورنس کو بھی حاصل کیا تھا۔ مدعا علیہ کو آگ لگنے کی وجہ سے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا جس کے بارے میں سروے کرنے والوں کو مقرر کیا گیا تھا اور ان کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد ادائیگیاں کی گئیں جو بیمہ شدہ شخص نے "ان پر دعووں کی مکمل اور حتمی ادائیگی" کی وصولی کے اعلان کے ساتھ قبول کی تھیں۔ ادائیگیوں کے بعد مدعا علیہان نے چند ہی گڑھ میں اسٹیٹ کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن، پنجاب کے سامنے شکایتی عرضیاں دائر کیں جس میں اپیل کنندہ کے خلاف 18 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کا دعویٰ کیا گیا۔ ریاستی کمیشن نے ان دعووں کو مسترد کر دیا لیکن نیشنل کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل کمیشن نے مدعا علیہ نمبر 1 کی اپیل کو قبول کر لیا اور اپیل گزار کو 18 فیصد کی شرح سے سود ادا کرنے کی ہدایت دی۔

1994 کی سول اپیل نمبر 534 کے حقائق تنازعہ کا تعین کرنے اور مذکورہ بالا قانون کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لئے تقریباً ایک جیسے ہیں۔

ہم نے فریقین کے وکلاء کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ سود دینے کا اختیار خاص طور پر کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 (اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کے تحت نہیں دیا گیا ہے، لیکن سوئٹورگ (انڈیا) لمیٹڈ بنام اسٹیٹ بینک آف انڈیا (1992 کی سول اپیل نمبر 823) میں 11 اگست، 1999 کو ہمارے فیصلے کے پیش نظر، ہماری رائے ہے کہ مناسب معاملات میں فورم اور ایکٹ کے تحت کیشن حقائق کے تحت معقول سود دینے کے مجاز ہیں۔ ہر کیس کے حالات صرف اخراجی رسید پر عمل درآمد ہمیشہ صارفین کو سروس میں کمی یا فراہم کردہ سروس کی ڈیفالٹ میں ادائیگی رقم سے پیدا ہونے والے فوائد کے حوالے سے دعوے کو ترجیح دینے سے محروم نہیں کرے گا۔ اخراجی رسید پر عمل درآمد کے باوجود، صارفین اس قانون کے تحت ٹریبونل یا کیشن کو مطمئن کرنے کی پوزیشن میں ہو سکتے ہیں کہ ان حالات میں اس سے اس طرح کا اخراجی رسید یا رسید حاصل کی گئی تھی جسے دھوکہ دہی یا غیر ضروری اثر و رسوخ کا استعمال یا غلط نمائندگی یا اسی طرح کا قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی مخصوص معاملے میں صارف اس قانون کے تحت اس اختیار کو مطمئن کرتا ہے کہ اخراجی رسید دھوکہ دہی، غلط نمائندگی، غیر ضروری اثر و رسوخ یا اسی طرح، جبری سود سے بازی کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا، جس کے سامنے شکایت کی گئی ہے، وہ اتھارٹی مناسب راحت دینے میں حق بجانب ہوگی۔ تاہم، اگر اس طرح کے اخراجی رسید مندرجہ بالا کسی بھی مشکوک حالات میں حاصل کیے گئے ثابت ہوتے ہیں، تو ٹریبونل یا کیشن ہر معاملے کے حالات میں مناسب راحت دینے میں حق بجانب ہوگا۔ صرف اخراجی رسید پر عمل درآمد اور انشورنس کلیم کی قبولیت بیمہ شدہ کو بیمہ کنندہ سے مزید دعویٰ کرنے سے نہیں روک سکتی بلکہ صرف ان حالات میں جو پہلے دیکھا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے تحت تشکیل دیئے گئے کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈرسل فورمز اور کمیشنوں کو اخراجی رسید کے اجراء کے باوجود انشورنس کمپنیوں کے خلاف ذمہ داری میں اضافہ کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔ اس طرح کے دعوے کو انشورنس کی پالیسی میں تصور کردہ انشورنس کے معاہدے کے تحت واجب الادا ذمہ داریوں کے علاوہ انشورنس کمپنیوں کے خلاف ذمہ داری کو عائد کرنے کے طور پر نہیں کہا جاسکتا ہے۔ سروس کی کمی کے بارے میں ترجیحی دعویٰ انشورنس پالیسی پر مبنی سمجھا جائے گا، جو ایکٹ کی دفعہ 14 کی دفعات کے تحت آتا ہے۔

فوری معاملوں میں اخراجی رسید کو رضا کارانہ طور پر انجام دیا گیا تھا اور شکایت کنندگان نے دھوکہ دہی، غیر ضروری اثر و رسوخ، غلط نمائندگی یا اسی طرح کے دیگر الزامات کے تحت ان کی عملداری کا الزام نہیں لگایا تھا۔ دلائل اور ثبوتوں کی عدم موجودگی میں ریاستی کمیشن نے ان کی شکایتوں کو خارج کرنے کا جواز پیش کیا۔ تاہم قومی کمیشن نے پالیسیوں کے تحت دعوے کے تصفیے میں تاخیر کی بنیاد پر راحت دی۔ محض چند ماہ کی تاخیر سے نیشنل کمیشن کو راحت دینے کا اختیار نہیں مل سکتا تھا، خاص طور پر اس وقت جب بیمہ کمپنی نے پالیسی کے تحت بیمہ کی رقم کی منظوری کے وقت اس طرح کی تاخیر کی شکایت نہیں کی تھی۔ ہم قومی کمیشن کے استدلال سے مطمئن نہیں ہیں اور ہمارا ماننا ہے کہ ریاستی کمیشن نے مختلف دلیلوں کے باوجود شکایتوں کو خارج کرنے کا جواز پیش کیا ہے۔ جیو اے جی راکاٹن ملز لمیٹڈ بنام نیواٹڈیا لائٹورنس کمپنی لمیٹڈ (1991 کی اصل درخواست نمبر 52 کا فیصلہ 28 نومبر 1991 کو کیا گیا تھا) میں ریاستی کمیشن کے مشاہدات کو ہمیشہ دعویدار کو شکایت درج کرنے سے نہیں روکے گی۔

ان حالات میں ایپلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ ریاستی کمیشن کے ذریعہ جاری کردہ احکامات کی تصدیق کر کے قومی کمیشن کے احکامات کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ مدعا علیہان کی شکایت کو اخراجات کے بارے میں کسی حکم کے بغیر خارج کر دیا جائے گا۔

این۔ بے

ایپلوں کی منظوری ہے۔